

REGISTERED No 783
۱۹۳۱ء
1931
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1931

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی غرض نہیں ہوتی۔ نہ اس میں جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ جاہلوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل سمجھ لطیفوں پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تعلیم بھی کرتے ہیں اور گریبیں اودھ پنچ صرف اپنی لطافت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شبہ نہ کیجئے۔ نہ کمی کی پرچے یا اسے ڈھانچے اسلئے کہ گہرے فرض میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے رو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج و انکشافات اور بنیادی اصلاحات اخلاق و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ للعہ سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ ہفتہ کے اندر بقیہ تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بغیر شمار بہ سلامت۔ ہندوستان بھر کے ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچے روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کاؤ غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے تعقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تقاضے پر نیاز مند مجبور نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر مدت خریداری منظور ہو تو اطلاعی خط کا جواب لکھنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جو اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جو خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہرین خلاف تحریر کیجیے وہ ذمہ دار ہیں۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے خلاف ہونگے وہ شایع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریداری میں خط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھا کیجئے کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]
نمبر [illegible]

مضامین

۷ مارچ [illegible]ء

منطق آرا بیگم بنام مسٹر چرچل

قیمت بوئے کباب صد آئینہ ناب

بیٹا چرچل! تم واقعی بہت چرچرے ہو مزاج [illegible] جلنے اصل کڑوے۔ [illegible] بھرے بھرے - [illegible] پیٹ کے ہلکے - خود پسند - [illegible] ایشیا [illegible] بات! تمہیں بڑے بڑے پولیٹکل داناؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو یہ [illegible] تم نے [illegible] تو [illegible] پولیٹکل دنیا میں تمہیں کبھی فوقیت کا مرتبہ حاصل نہ ہوگا۔ صاف صاف دل کی بات کہہ دینا اگلے زمانے میں تعریف کے قابل تھا۔ اب تو جنٹلمین کی بات کی [illegible] ہی تعریف ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ صاف صاف کہنے میں بھی تہذیب کا آنچل ہاتھ سے [illegible] بھلا بتاؤ تو سہی تم نے کیا سمجھ کے [illegible] میاں گاندھی کو نیم برہنہ باغی فقیر کے الفاظ سے یاد کیا۔

مردوں کے واسطے نیم برہنہ [illegible] ننگا [illegible] کوئی عیب نہیں۔ یورپ میں تو آجکل تہذیب نے اتنی ترقی کی ہے کہ عورتیں بھی [illegible] باہر پھرتی ہیں [illegible] کی چیزیں ہیں سب [illegible] بڑے بڑے میدان انہیں ننگے دھڑنگوں کے واسطے خاص کر دیئے گئے ہیں جن میں ننگی عورتیں ہی نہیں ساتھ میں مرد بھی ننگے [illegible] پھرتے ہیں اور قانون انہیں روک نہیں سکتا [illegible] لنگوٹی باندھے رہتے ہیں۔ [illegible] تکلیف [illegible] بھلا [illegible]

[illegible] شراب کی گرمی [illegible] نجاست تمہیں [illegible] نجاست نہیں [illegible] بھلا کس کتاب میں [illegible] لکھے ہیں۔ دو باتوں کا جواب ہوا۔ تیسری بات کا جواب سنو کہ یورپ والوں کا ایمان ہے [illegible] پاس ہو کسی کا [illegible] ہونا عیب نہیں [illegible] ایک [illegible] شریفوں کا ایک شریف [illegible] ہزار شریفوں کے سر اس کے سامنے جھک جاتے ہیں ؎

مرا از [illegible] فقیر [illegible]

تعجب بھی اگر [illegible] شریف [illegible] ہو بیٹی [illegible] برخلاف ایشیا والوں کے نزدیک [illegible] کا سبیل ہے۔ [illegible] دولت ہو [illegible] مگر [illegible] کنگال [illegible] ایشیا میں آج بھی لنگوٹی باندھے فقیروں کے آگے بڑے بڑے [illegible] سر [illegible] کرتے ہیں ایک [illegible] پر آسن جمانے والے فقیر کے سامنے لاکھوں [illegible] ہیں وہ خود کسی کے دروازے پر نہیں جاتا مگر اس کی [illegible] میں بھی بادشاہ و شہریار تک حاضری دیتے ہیں شاعروں نے اس کی مدح کی ہے ؎

بیٹھنے والے کیا قدر [illegible]
[illegible] سمجھتے ہیں

دنیا [illegible] ہونے پر فخر کیا جاتا ہے ؎

[illegible] امیری کی فقیری اختیار
[illegible]

[illegible] ؎

زندگی ترک سوال [illegible]
آبروئے [illegible] آب بقاست

آن [illegible] جان قربان کر [illegible] بھی موجود ہیں [illegible] ہاتھ کسی کے آگے نہ پھیلایا۔ میں نے تمہاری تقریر [illegible] کا فقرہ [illegible] دیکھی۔ [illegible]

[illegible] گورنمنٹ نے [illegible] ہندوستان [illegible] ایشیا [illegible] انگلستان کے [illegible] ایک ہستی ہے [illegible] ہندوستان کے حل کرنے میں [illegible] صرف ہوتا ہے گا۔ [illegible] کہ ایسی حالت میں تمہیں اپنے [illegible] سامان کا خیال ہی کیوں پیدا ہوا۔ [illegible] جو معاملہ [illegible] اس کی توضیح اس حکایت سے ہوتی ہے۔

دود کباب

[illegible]

[illegible] فارسی زبان [illegible] خلاصہ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ایک مسافر [illegible] گھر سے نکل گئے [illegible] باہر قدم نہ رکھا [illegible]

شہر میں یہ بھو آ کر ہر چیز کی معلوم ہوتی ہے چیز کی
بھر چکے رہ گئے کہ ارے دیا ہے [illegible] پھر
ایک کبابی کی دکان تک پہنچے۔ مجھے یہ بھی اجازت
کی چاہئے مسلمان کو بہت بھاتی ہے۔ مرزا اسمٰعیل بیگ
مسلمان نہیں ہوسکتے تھے نہ کرتے تھے۔ ہیں بھیا؟
[illegible] مرزا مسلمان تو او کہ وہ صاحبزادے نے کہا ہاں
دام تھے مگر کنجوس تھے کہ کباب کا دھواں سونگھ کے
وہیں بیٹھ گئے اور روٹی نکالی۔ ایک نوالہ توڑا
سیخ کباب پر جھکا۔ ناک سے دھواں سڑکا اور نوالہ
منہ میں رکھ لیا۔ الغرض دھویں سے لگا لگا کے روٹی
ختم کی۔ کبابی نے جو دھویں کی یوں مفت کھپت دیکھی
بہت جھلایا اور غضب کا غصہ دماغ سے پار ہو گیا
[illegible] کی بگڑی کی [illegible] اور لگا [illegible]
دھویں کے دام لے لو [illegible]
بنا کے منگولوں کا صاحبزادے منت کرنے لگے کہ
بھائی تمہارا کیا نقصان ہوا آخر یہ دھواں جو اڑ گیا
مل کے ہو ہی گیا ہو جاتا۔ کسی بندۂ خدا کا بھلا ہو گا

ذرا کیا برائی ہوئی۔ گر وہ بھی کیا ایا کہ مجھے ایک توپ
چڑھا تھا وہ کیوں چھوڑ دیا۔ اتفاقاً ادھر سے
حضرت بہلول دانا جنہیں پاگل سمجھ رہے تھے کہیں
چلے آتے تھے۔ دونوں نے بہلول کو پنچ مقرر کیا۔
طرفین کی سن و داد سن کے بہلول نے دہقان بچے
سے کہا کہ میاں جب تم نے دھویں پر تصرف کیا
تو قیمت ادا کر دو۔ پنچ مقرر کرنے کے بعد [illegible]
کا کل سرمایہ [illegible] چار پیسے کا [illegible] بہلول
لے دو پیسے اپنے ہاتھ میں لئے اور کبابی کے کان
تک لے جا کے کھنکھنانا شروع کیا یعنی [illegible]
کبابی اس جھنکار یا کھنکار سے پھولا نہ سمایا کہ
واہ [illegible] اللہ [illegible] صاحب [illegible]
کی صدا ایسی ہی ہوتی ہے لوگ تک گھر میں جا کے
ثنا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مفلس فقیر کا ذکر ہے کہ وہ
[illegible] مرتبہ [illegible] بھیک مانگنے گیا۔ بہت سے
پنشن لینے والے انگریز [illegible] وہاں بیٹھے
نوٹ اور نقد لے کے جو وہاں سے نکلے تو اس نے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطانی غلام [illegible]
تنخواہیں لیتے آتے ہیں ؟
مفلس فقیر نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہنے لگا۔
دیکھ میرے مالک بادشاہوں کی یہ [illegible] کرتے
ہیں۔ اگر تجھے بندہ پروری کی [illegible] معلوم نہیں
تو بادشاہوں سے سیکھ لے۔

جب کانوں میں روپیہ کی کھنکھناہٹ خوب بج چکی تو
بہلول نے دہقان بچے کو وہیں کے روپیہ پکڑا دیئے۔
[illegible] صاحبزادے اپنا مال۔ تم نے اس کے دھویں سے
فائدہ اٹھایا۔ اس نے تمہارے مال کی کھنکار سے
دل خوش کیا۔ جیسا مال ویسی قیمت۔ [illegible]
[illegible] دھویں سے [illegible] کو نقصان نہیں پہنچا
جتنا کھنکار کی آواز سے تمہارے مال میں کمی کی۔
بھو میاں کبابی [illegible] کباب نے دام پائے؟

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۹۲[illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم بحکم انگریزی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
[illegible]

۳۰ [illegible]

دستخط حاکم بحکم انگریزی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۹۲[illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم بحکم انگریزی

سیاں پھر جی اگلی ہیر دانش میں شعر کہ کب
کی قیمت میں کانگرس دہریت تھا ہندوستانی
دہقان نے دیئے تنگی اور حیرت ہو اس کے مقاصد
کے لیے سفر ہے۔ خوش ہو کے ڈنڈے لگے وہ ایں
کیا بلی کی ذکان سے دھواں اٹھتے دیکھ رہے بلی کی
طرح چلوں کی جیبوں سے سو کے ٹکڑے نکالے اور
پیٹ بھر کے پھر آئے قیمت اس روز کانگرس کا گرمیں
والوں سے مانگی جاتی ہے۔ کانگرس کا یہ تعمیل عمل
نہ تو دوست کی اصلاح ہے اور کوئی انسانی جنس ہو
افضل خونخواری اور بے بادی ہو رہی ہے۔
چرچل کے ہندوستانی شریک سے

سن جاگرما ہوا ہیں بالاحت لکشم
سن خدا سے طلوع حسرات لکشم
گر کسے ہی دروی روز از حیات
سن طرزبان سیں حالات لکشم
بلکہ ایں جنس روز افزوں ہی تو
ای تو اے مخلص فرمات لکشم

چلیں ہر حضور ایک تصحیح بات
سن ہمارے جلا احسان لکشم
کانگریسی اہل ملک سے

صد ہزاروں اراست وبیک مورد
معتقد سن کہ تمام ارادات لکشم
شہ بپیش بازی فضا ہدات
بعد شہ سن جیل تحریر ہم ہات لکشم
اور ہاسے دیوان باد گر
چہ باید ذکر بابات لکشم؟
تشدد پسند ہندوستانی سے

بسکہ با الولات وہم دلبراں
مصلحت گو یہ کہ ہم ذات لکشم
حکومت ہند اور اسکی پالیسی کہتی ہے سے

عاشق ہا میں کہ بعد از ایں ہم
تا ندی فراہم کر خاطر عاث لکشم

سلطنت کے خادم میں بیٹھنے والی کا جیسی گستی ہی کہ اس سب زیادہ اور خونخواری کا نتیجہ اور اس حکایت کا نتیجہ یکساں ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ایک میاں خداداری کی جو روزی کی ڈولی میں چھالا دیا دواب کھلی تھی۔ میاں نے اپنی ماں سے کہا۔ "اماں اگر چھالا دودھ میں تمہارے ہاتھ سے یہ کہ کے نکالی ہوگا کہ اس کے پہ سے کم زحمت اٹھانی ہو۔ اماں میں چھالا دیکھوں۔ شاید اس بہانے سے جورو بیگم کو اپنی فرو گذاشت ہو نیز چھالا دو بھیجت جائیں۔" اماں نے چھالا دو اقدس میں ہاتھ سے بہانے نے سلو ہے ہو کل کیا۔ دلہن بیگم جیسی چالاک تھی نے فیصلہ سنا دیا۔ یہ حاثہ نہیں ایک روز دال چھالا دیکھ ایک روز گرم دودھ لبس ہے۔

از قلم سلطان آرا بیگم

۱۵ کانگریس کمیٹی کا میر خطاب موسیقار مارچ ۳۱

اطلاعنامہ حسب ضابطہ ایکٹ تنسیخ ۱۹۱۲ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۱۹۰

بعدالت جناب سید محمد عبدالصمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام گلیل تحصیل تانک

بنام علی محمد ولد [illegible] بیشہ نظام الدین خان قوم پٹھان ساکن تانک

بنام [illegible] ولد [illegible] کرکہ ماکن مقلوہ پرگنہ گلیل کے بعدالت میں تعمیل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت [illegible] بنام آپ کے صادر ہوئی [illegible] جس کی تعمیل واجب الادا ہو حسب حاشیہ [illegible]

باقی	آنہ	روپیہ	
			اصل
			خرچہ نالش
			سود تا تاریخ تعمیل
			خرچہ اجراء ڈگری
			سود تا بعد اجراء ڈگری
			میزان

اسی تاریخ تک ڈگری بلا ادائے رہی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ [illegible] ڈگری کے ادائیگی کی جائے [illegible] اور اگر ایسا نہ کرو گے تو حسب ضابطہ ڈگری کی تعمیل کیوں نہ کی جائے۔

تاریخ پیشی ۱۹ مارچ ۱۹۳۱ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	شرکت	پٹی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
گلیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مہر عدالت

اسسٹنٹ حاکم کو اگر یزی

اطلاعنامہ حسب ضابطہ ایکٹ تنسیخ ۱۹۱۲ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۲۴۹

بعدالت جناب سید محمد عبدالصمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام گلیل تحصیل تانک

بنام [illegible] ولد حمید خان عرف حاجی خان [illegible] خان قوم پٹھان ساکن [illegible] پرگنہ گلیل

بنام [illegible] ولد [illegible] خان قوم پٹھان [illegible] ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۳۸ فصلی مبلغ ۳۷/۱/- جو اب تک واجب الادا ہے [illegible] تفصیل حاشیہ پر [illegible]

باقی	آنہ	روپیہ	
			اصل
			خرچہ نالش
			سود تا تاریخ درخواست اجراء
			خرچہ اجراء ڈگری
			سود تا بعد خرچہ اجراء ڈگری
			میزان

اور چونکہ تاریخ ہذا تک ڈگری بلا ادائے رہی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مبلغ ۳۷/۱/- جو ڈگری کے واجب الادا ہیں [illegible] پیش کرو [illegible] ڈگری کی تعمیل کیوں نہ کی جائے۔

تاریخ پیشی [illegible] ۱۹۳۱ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
گلیل	[illegible]	[illegible]	۱۰۲	[illegible]

مہر عدالت

اسسٹنٹ حاکم کو اگر یزی

سمن برائے تصفیل مقدمہ

مقدمہ نمبر ۳۰ سال ۱۹۳۱ء

بعدالت [illegible] پنڈت پیارے لال صاحب بہادر حاکم [illegible]

پنڈت [illegible] ولد [illegible] ساکن [illegible] پرگنہ گلیل

بنام

ادھر پرشاد وغیرہ [illegible] مدعا علیہم

[illegible] ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] دائر کی ہے۔ لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ [illegible] تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جواب دعویٰ کرو [illegible] اور جو جو دستاویز تمہارے قبضہ میں ہوں اور جن پر تم اپنی جوابدہی میں استدلال کرنا چاہو ان کو پیش کرو اور بصورت عدم حاضری مقدمہ یکطرفہ فیصل ہوگا۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع و فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ [illegible] ماہ [illegible] سنہ ۱۹۳۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

اسسٹنٹ حاکم کو اگر یزی

[illegible]

معلم سود

رسالہ [illegible] مشہور انگریزی [illegible] کے بعد ہے [illegible] مصنف ہیں۔ خدا کی رحمت سے یہ [illegible] کا منبع [illegible] کہتا ہے کہ شیطان کے [illegible] میں [illegible] کی نعمت سے متمتع ہو سکے اور انسانی [illegible] روح شیطان کے حوالے کر کے شیطانی گروہ میں شامل ہو [illegible] معلم سود کو مسنعت [illegible] سے وہ فائدہ [illegible] نہیں ہو سکتا۔ اس قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک فلسفی [illegible] کے عہد میں گرفتار ہو کے [illegible] ہوا [illegible] شاہی [illegible] کسی وقت آرام و سکون سے [illegible] نہیں ہوتا آخر [illegible] ایک فرشتہ صفت [illegible] اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے [illegible] کی شیطان [illegible] سے [illegible] چاہیے [illegible] خصائل حسین صاحب قریشی [illegible] منیجر [illegible] دہلی [illegible] جان [illegible] مصنف ہیں۔ قصہ نہایت مسلسل اور دلچسپ ہے۔ [illegible] شیطان کی سلطنت تمام دنیا پر [illegible] روحی سلطنت بھی حضرت شیطان کے پنجہ [illegible] سکتی ہے۔ اس [illegible] کے مطالعہ کرنے والے اسی حد تک جا سکتے [illegible] زمانے کی جمہوریت اور [illegible] ہیں۔ قیمت [illegible] آنے۔

شیر و شگون

[illegible]

[illegible] کا دن [illegible] کو [illegible] لیکن [illegible] مسلمانوں [illegible] کا تباہ حال [illegible] ہیں۔ [illegible] مرحوم [illegible] ابکی عید کی خوشی پر اوس پڑ گئی۔ پھر بھی عید نمبر نکلے اور [illegible] نے اپنی [illegible] کا ثبوت [illegible] شیر و شگون [illegible] بھی عید کے لباس میں جلوہ گر ہوا [illegible] دیکھ کر [illegible] مقامات [illegible] ہیں [illegible] لکھنے والے بھی موجود ہیں [illegible] ہے۔ وہاں کے عید نمبروں سے شیر و شگون کا عید نمبر باعتبار ادب [illegible] پشیدہ [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] قیمت [illegible] کا [illegible] کی قیمت [illegible] سنجیدگی اور اصلی [illegible] حاصل کریں گے۔

[illegible] لاہور

یہ کوئی پرانا پرچہ ہے جو تین سال سے [illegible] [illegible] ہی [illegible] عیسائیوں کا پرچہ ہے ایک مذہبی پرچہ کے بارے میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اہل مذہب اس کی قدر کریں۔ ہندوستان [illegible] جاتے ہیں [illegible] منظم ہوں [illegible] نہیں کرتی [illegible] نہیں کہ عیسائی جماعت منظم ہے اور عیسوی [illegible] جو [illegible] کر رہی ہے وہ اتنی مضبوط ہے کہ اس قسم کے کام بخوبی چل سکتے ہیں۔ لیکن [illegible] کو توجہ [illegible] کی ضرورت ہے۔

[illegible] کا جو نمبر [illegible] بھیجا گیا ہے وہ [illegible] صفحہ [illegible] صفحہ [illegible] عنوان [illegible] کے

تندرست مستورات اور گھرانہ کا سلیقہ

مستورات [illegible] کی [illegible] ہوجاتا ہے درد سر آنکھوں [illegible] شدت [illegible] کمزوری [illegible] لون [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] درد [illegible] حل [illegible] وغیرہ اس قسم کی دیگر شکایات میں مبتلا ہو کر اپنی صحت خراب کر لیتی ہیں اور اپنے بال بچوں کی دیکھ بھال اور امور خانہ داری کے انتظام کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔

جینے لون یا اکسیر ستارا

[illegible] کیلئے نہایت پر اثر [illegible] ثابت ہوا ہے [illegible] مستورات استعمال کر رہی ہیں قیمت [illegible]

اپنے شہر کے [illegible] سے طلب کریں یا

[illegible] لاہور

[illegible]

[illegible] پوسٹ باکس [illegible] کلکتہ

[illegible] اسٹریٹ مدراس

[illegible]

سے طلب فرمائیں

(فرمائش کے وقت [illegible] لکھیں)

سن گزرش انفصال مقدمہ

[illegible] ۱۹۲۸ء

[illegible] صاحب [illegible] صاحب

[illegible]

[illegible] ساکن [illegible] لکھنؤ [illegible]

بنام

[illegible] ساکن [illegible]

[illegible] مدعی نے [illegible] کے دعوے [illegible] تاریخ [illegible] مارچ [illegible] کے واسطے [illegible] حال [illegible] گیا ہے [illegible] حاضر [illegible] گواہ [illegible] ہوں گے [illegible] تم کو [illegible] کی شہادت [illegible] حاضر [illegible] مسماۃ [illegible] آج [illegible] مارچ [illegible]

بدستخط حاکم [illegible]

ممالک کشمیر کے سوغاتیں

شہر [illegible] اول [illegible]

[illegible] تولہ	[illegible] تولہ	[illegible] تولہ
[illegible]	[illegible]	ست گل [illegible] اصلی
[illegible] تولہ	[illegible] تولہ	[illegible] تولہ
[illegible]	[illegible]	[illegible] اصلی
[illegible] تولہ	[illegible] تولہ	[illegible] تولہ

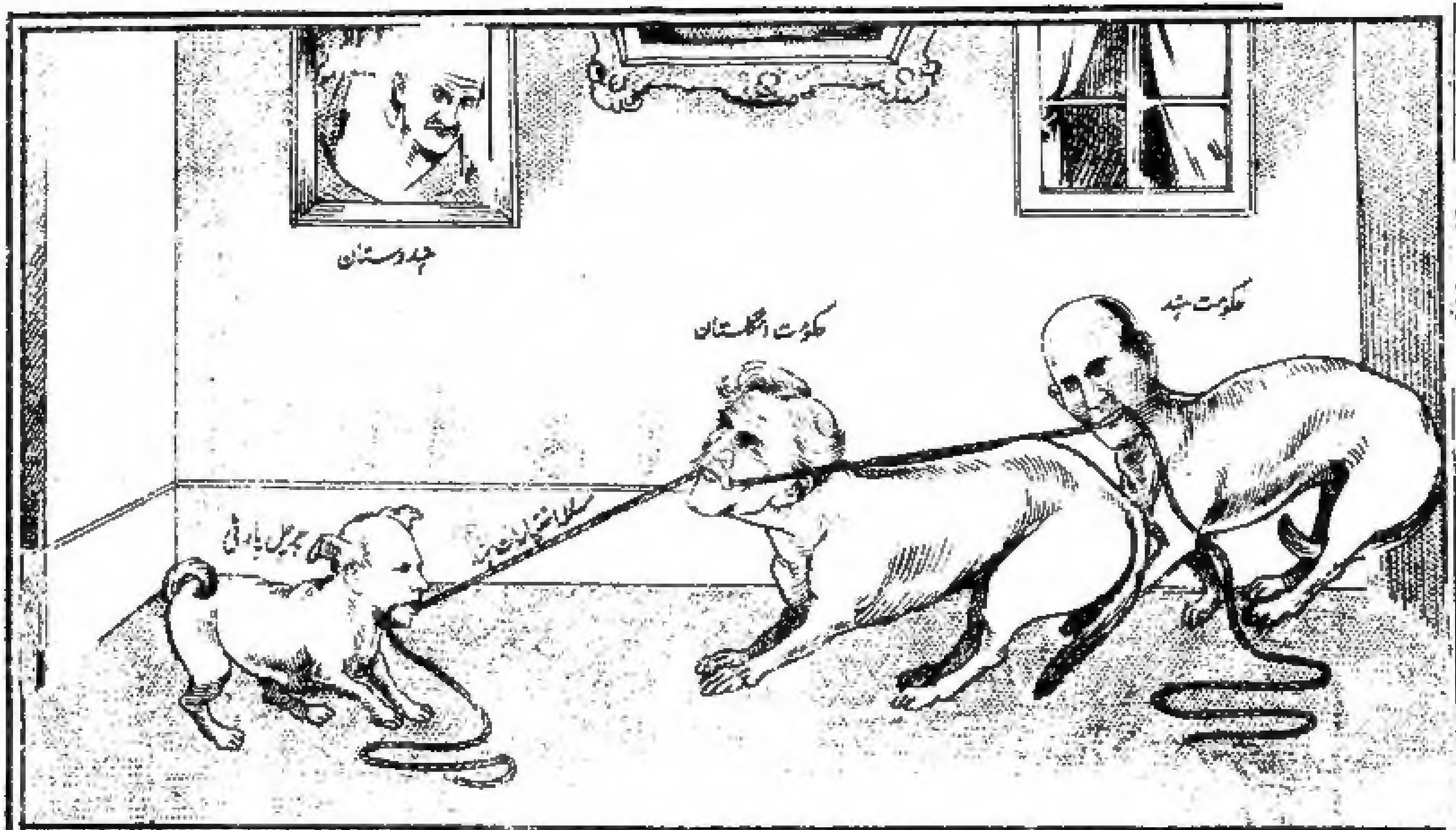
[illegible] زعفران [illegible]

[illegible]	[illegible] تولہ	[illegible] تولہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] تولہ	[illegible] سیر	[illegible] سیر	

[illegible] اور [illegible] سیر

[illegible] کر کے [illegible] ہیں۔

[illegible] کشمیر (دوکان نمبر [illegible])



(مسائل ہند)

انجن چھوڑ گھسیٹن! دیکھیے پالا کس کے ہاتھ رہتا ہے


گل جلوہ نمود و برآشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت
بد عہدی دہر بیں کہ در چندیں روز
سر بر زد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت
اگر موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو اصغر علی محمد علی عطر سازان چوک لکھنؤ سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ نا پائدار ہے۔ اور گل کی خوشبو پائدار۔

عنوان سے ایک مضمون چھپا ہے جس سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں۔ یہ تفصیل ہم نے ملاحظہ کر لیا اور جنتری کیا کہنا آپ یہ حضرت ناظر ہمارے سر کے حاضر ہو آپ شاید منتظر ہیں مگر ہم بھی یہ حقیقت ضرور چند بار خالی ہو سکے حضرات خوان کی ضرورت فضول ہے۔

ایک ایرانی ہندوستان پہنچے یہ جو دلی گیا تو اہل وطن نے ہندوستانی میووں کے بارے میں استفسارات شروع کر دیے وہاں کون سے میوے پیدا ہوتے ہیں؟ تم نے کون سا میوہ کھایا۔ کون سا میوہ اچھا ہوتا ہے؟

آقا نے سب میووں سے زیادہ اوصاف آم کے بیان کیے آم واقعی تھا جو آقا بات کا صریحی اور آسانی جواب دے سکتا۔ دکھنیا صرف نام ہی لیا جا سکتے ہیں بھلا آقا آم کا مزا کیونکر بیان کرتا۔ جب اصرار حد سے بڑھا تو آقا نے ادھر ادھر دیکھا طاق پر سیب کے مربے کی ہانڈی رکھی تھی لپک کے اٹھائی موکڑ پر سے کپڑا کھول ڈھکنا علیحدہ کیا اور اپنی لمبی داڑھی شیرے میں ڈبو دی۔ پھر وہ شیرے کی کرچی یہ چھوڑنے کے منہ میں ٹسیڑ دی اور پوچھا آم کا ذائقہ یہی ہے آم۔ مگر تفتیش ہنرم وحشت ہی باعث ہے دیکھا آپ نے؟ کہ بھلا دو خوان آخرت کا ذائقہ ہم کیوں بااصرار پوچھیں؟ حضرت ہم باز آئے آپ خوان آخرت آزما سکتے ہیں اور مزے اڑائیے والسلام

اسلامی جنتری

اسلام کا ۱۳۵۰ سال محرم سے شروع ہوتا ہے آج بارہ سے بیس روز کم گردش مہینے کے بعد یہ جنتری ہمارے دفتر میں آئی ہے یعنی سال کے آغاز کو بھی ایک مہینہ دو دن بلکہ ہفتہ گذر گیا۔ مگر نہیں حضرت جنتری کہ مرتب



ہاں! یہ قسمت کے کھیل؟ پرندہ بننے کی خواہش ہے۔ لیجیا تو خالا بلی

گیا ہمیں شیاں مطابق یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۲ء نکا کہ نئی اسلامی جنتری کی ابتدا فرمائی ہے یہ جدت کیا کم ہے؟ کچھ دواؤں کے اشتہارات ہیں چند ترسوں اور مشہور واقعات کے متعلق مضامین ہیں۔ قیمت فی جلد ۳ ہے لکھتے ہیں حکیم احمد شاہ آبادی ایسے مولف ہیں۔ صدر دفتر الاسلام الہ آباد سے دستیاب

ہو سکتی ہے۔ چاہے آپ جنتری منگائیں یا نہ منگائیں مگر اس جنتری میں غالباً ہر مرض کی دوا کا اشتہار ہے سو جو تیتی نیابی طبق ہے لیں دوا ضرور منگا لیجیے۔ تاکہ اگر جنتری کی لاگت کا نقصان دواخانے کو اٹھانا پڑے تو دوا کی قیمت آجانے سے جبر کسر ہو جائے۔

اسلام کو دنیا میں ہر چیز اسلامی ہے۔ لکھنؤ میں ایک پان بیڑی سگریٹ کی دکان پر ۷۸۶ اسلامی بیڑی، اسلامی سگریٹ (بیڑا) اور اس قسم کی دو تین چیزیں بکتی ہیں۔ اسی خیال پر ہم نے اس جنتری میں سب اسلامی ہے دواؤں کے ناموں میں اسلامی کی قید تلاش کی۔ افسوس نظر کی خرابی! اسلامی خرطیہ، سرعت اسلامی مقوی باہ، اسلامی طلاء ہے بیجا۔ اسلامی دواؤں پر ہم اسلامی معقولات تک کہیں نظر آیا۔

بہرکیف آپ اس جنتری کی ہر چیز اسلامی سمجھیے اور ضرور منگائیے اس جنتری میں ہر مہینے کے بعد ایک سادہ ورق یادداشت لکھنے کے لیے مختص ہے۔ اسے بیر یادداشت لکھئے جاتے۔ والسلام

پنچ کی لغت [illegible]

"پالیسی"

پالیسی یا پالیسیدن کا حاصل مصدر اور پالیسیدن کا مزاج بہ ترکیب مقلوب بنا لیا پالیسیدن بنا ہے جس کے معنی ہیں پا لینا ہم انگریزی نہیں جانتے جب کبھی کوئی نیا لفظ بنا ہے ہندوستانی پالیسی پاس رکھتا ہے تو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ پالیسی کی خواہش رکھتا ہے

حال ہی میں بعض اخباری کالموں نے یہ خبر اُڑائی ہے کہ مسٹر عبد الحسین تارا بھائی کی بمبئی لیجسلیٹو کونسل (لندن) سے خارج ہو گئے ۔ غالباً انھوں نے کوئی زمین کینیا میں خریدی تھی جس کی بیع رجسٹری اُن ہی کے نام ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ہندوستانی ہونے کی وجہ سے ان کو نصیب نہیں ہو سکتی، وہ بھی ان کی تحریر میں لکھتے ہیں کہ یہ سوال رنگ، روپ، نسل، نسب سے تعلق نہیں رکھتا یہ تو تری کی پالیسی ہے۔ ہاں صاحب! ہندوستانی آدمی ہر جگہ اس قسم کی پالیسی کا شکار ہوتے ہیں کیوں؟ دیکھئے کی قسمت پالیسی کی عادت پڑ گئی ہے۔ آج انھیں غیرت سے تعلق ہوتا اور پالیسی کی عادت نہ ہوتی تو ہندوستان میں بھی اسی طرح کی پالیسی پر عمل کرواتے۔ ہم ہر وقت بھائی پاس ہو جانے کے بعد ہم دیکھتے کہ اس قسم کی پالیسیوں کے اختیار کرنے سے نقصان میں کون رہتا ہے؟

قانون سازی کا پیشہ رکھنے والی ہندوستانی عقلیں بھی پالیسی پسند کرتی ہیں لہٰذا ان سے یہ امید کہ ایسا کوئی قانون پاس کروانے کی سعی کریں گی ایسی چیز ہے کہ اولاد کی توقع ہے۔

ایک صاحب نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے تھے جتنے بال اکھڑتے گئے اتنے ہی روپیہ سائل کو دیتے گئے۔ اتفاق سے ایک بگڑے دل فقیر نے سوال کیا۔ یہاں داڑھی کے بالوں کا استخارہ ایک بال بھی نہ اکھڑا۔ کہنے لگے بھائی تیری تقدیر، سائل کو آیا غصہ اُس نے جواب دیا ہاں تقدیر! اگر تقدیر کا حال تو اس وقت کھلتا جب تمھاری داڑھی ہوتی اور ہمارے ہاتھ ہوتا۔ ہم صاحب نے پالیسی کی داڑھی پر ہاتھ پھیر کے مسٹر عبد الحسین تارا بھائی سائل کے مقدر کی تجویز فرمائی ہے۔ میاں عبد الحسین تمھاری تقدیر!

سمجھ کا پھیر

میں نے کہا کہ ترم زادہ چاہیے خیر ہے تھی
جس کی سمجھ نہیں نے کچھ ادا کیا کروں
مہاتما گاندھی نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ

وہ دکانداروں سے جیسی اُن لوگوں سے جن کا سب سے بڑھ کر بیچتے ہیں کپڑا خریدتے ہیں بعض الٹی سمجھ رکھنے والے اس کا مطلب یہ سمجھے کہ عام خریداروں سے الجھو اور دکانداروں کو چھوڑ دو۔ اور ساسی عقل پر بھروسا کر کے بڑے بڑے مضمون لکھ ڈالے یعنی وہ گاندھی جی کا مقصد تو یہ ہے کہ جو لوگ ولایت سے انگلستان کا کپڑا امول لے کے منڈی میں پھیلاتے ہیں ان کو اصلاح دو اور روکو۔ اور آپ یہ سمجھے ہیں کہ گاندھی پکٹنگ کرنے والوں اور عورتوں کو خریداروں کو آپس میں الجھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ہاں یہاں سچ ہے عقل ہی تو ہے۔

آنکھ کی بدی بھوں کے آگے

مجرم کا اقبال ذرا مشکل بات ہے کہ اللہ میاں کو اپنی قدرت کاملہ سے کام لینا پڑا ہے۔ یعنی حشر کے دن اعضا و جوارح مخلف انسان کے اپنے اپنے گناہ کا اقرار کریں گے گویا ہر ایک عضو میں زبان پیدا ہو جائے گی اور اس زبان میں قوت گویائی ہوگی۔ اگر انسان اپنے نفس پر گنہگار ہونے کا الزام آسانی قبول کر لیتا تو دیگر اعضا زبان درازی پر مجبور نہ کیے جاتے۔

کلکتہ کارپوریشن نے ایک تحقیقاتی کمیشن اس بنا پر مقرر کی کہ مسٹر ۔۔ بھائی چند برس پر پولیس کے عمالی فوجداروں نے جو حملہ کیا تھا اس کے کل اصل معلوم ہو جائیں۔ کلکتہ کے پولیس کمشنر نے اس کمیٹی کو مدد دینے سے انکار کر دیا۔

اے حالت! بھلا کہیں "آنکھ کی بدی بھوں کے آگے" ہو بھی سکتی ہے؟ اس کے علاوہ پولیس کمشنر خود ہی پولیس کی بد اعمالی کا اقرار کیوں کرنے لگے تھے۔ کمیٹی نے کیونکر اور کیسے سمجھا کہ خدائی قدرت حاصل ہو گئی حشر برپا ہے اور پولیس کمشنر کے اعضا و جوارح میں زبان پیدا کر دی گئی ہے۔ ۔۔ بھائی ۔ گئے وقتیاں تم لگا رہیں۔ کیونکر ہیت وہ کس طرح سمجھتے گویا پڑے۔

کسی اموی خلیفہ کے سامنے بعض مظلوموں نے شکایت کی کہ سرکاری عمال نے بہت ظلم کیے خلیفہ

نے فرمایا جو عامل قدر کے موافق ہو کر سنائی طلب ہو اور قضا و قدر کے سلسلہ میں۔ جو قضا سے کس کا بس چلتا ہے؟ جواب میں سے ایک نے کہا حضرت قضا و قدر کا ایک مذہبی فرمان ہے کہ اگر مجھ کو کوئی حبس کی سعادت کہتا تو ان کا ان کے سر سے دو ایسی توز ڈالیں تو پیش ہو جائے؟

آخر خلیفہ نے جب عمل کی حمایت کی عمال کو قرار دی یہ ہندوستانی حکومت ہے۔ حکومت نے اپنے بچاؤ کے لیے بے تکلف آرڈیننس جاری کر کے اس قسم کے مظالم کا دروازہ کھولا ہے۔ لہٰذا تقاضائے انتہا یہ ہے کرنا لازم ہے۔ کلکتہ کارپوریشن ایک مقامی محکمہ ہے وائسرائے تمام ہند کا حاکم ہے جب اس نے پولیس کے مظالم کی تحقیقات ضروری خیال نہیں کی بھی تو کلکتہ کارپوریشن جو درحقیقت انکار ہے جائز اور کمیٹی کا مطالبہ ہونا جائز۔ فیصلہ کیا؟

سمن تنقیح فریقین برائے اقرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۔۔ سنہ ۱۹۳۔ء

[illegible]

[illegible]	بیرون ضلع ۔۔ سکنہ ۔۔	[illegible]

مسماۃ ۔۔ بنام ۔۔

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم ۔۔

[illegible]


Drakshasava